مسلمان خواتین کے لیے تربیتِ أولاد سے متعلقہ نصائح

رمضان میں دعا کے ذریعے اللہ ﷻ سے تعلق جوڑنا (پہلا حصہ)

رمضان ہمارے اور ہمارے بچوں کے لیے اللہ تعالیٰ کے ساتھ گہرا تعلق قائم کرنے کا بہترین موقع ہے، اور دعا اس تعلق کو پیدا کرنے اور پھر مضبوط کرنے کا بہترین طریقہ ہے۔ بے شک، اللہ ﷻ اس مہینے میں اپنے بندوں کی طرف متوجہ ہوتے ہیں، ہماری دعائیں سنتے ہیں، اور اپنی رحمت ہم پر برساتے ہیں۔ اس رمضان المبارک اپنی پوسٹس میں ہم آپ سے ایسی تجاویز شئیر کریں گے جو ان شاء اللہ آپکے لیے مددگار ثابت ہوں گی اپنے بچوں کا تعلق دعا کے ذریعے اللہﷻ سے جوڑنے میں۔ اللہ ﷻ ہماری اور آپکی کوششوں کو قبول فرمائیں، اور اس رمضان ہمیں اور ہمارے گھر والوں کو اپنی رحمتیں اپنی طرف متوجہ کرنے والے بنائیں۔ آمین۔

سمجھانے کا طریقہ: اللہ سے کیوں مانگتے ہیں؟

کائنات میں ہر چیز کا **بنانے والا** اللہ ﷻ ہے۔ ہمارے کتابوں کے صفحوں میں چھپی دھول کے ذرات اور ہماری انتڑیوں کے اندر رہنے والے پوشیدہ بیکٹیریا سے لے کر ، دور آسمان میں چمکنے والے سورج اور چاند ستاروں تک، ہر چیز اللہ کی مخلوق ہے۔

اور کیونکہ اللہﷻ نے ہر چیز بنائی ہے، اس لیے وہ کائنات کی ہر چیز کا **مالک** بھی ہے۔ لیکن اگرچہ سب کچھ اسی کا ہے، وہ کچھ بھی صرف اپنے لیے بچا کر نہیں رکھتا۔ بلکہ وہ اتنا رحیم ہے اور اتنا سخی ہے کہ ہمیں جس چیز کی بھی ضرورت یا خواہش ہوتی ہے، وہ ہمارے مانگنے پر ہمیں دے دیتا ہے۔ بلکہ اکثر چیزیں تو وہ ہمارے مانگے بغیر ہی ہمیں دے دیتا ہے، کیونکہ اسے معلوم ہوتا ہے کے ہمیں اس کی ضرورت یا خواہش ہے۔

اللہﷻ کائنات کی ہر چیز کا **آقا** ہے۔ اس کا مطلب ہے ہر چیز اس کی بات مانتی ہے اور اسکے حکم کو پورا کرتی ہے۔ پس جب وہ آگ کو جلانے کی اجازت دیتا ہے تو ہی وہ جلا سکتی ہے، لیکن اگر وہ منع کر دے تو آگ کچھ نقصان نہیں پہنچا سکتی، جیسے اللہ تعالیٰ نے ابراہیم ؑ کو جلانے سے آگ کو منع فرما دیا۔ اللہﷻ تمام حیوانات اور انسانوں کا بھی بادشاہ ہے، تو اگر وہ آپ کی امی کے دل میں ڈال دے کہ وہ آپ کو کینڈی دیں تو وہ آپکو کینڈی دینے پر مجبور ہو جائیں گی، اور اگر وہ آپکے دوست کے دل میں آپکی محبت ڈال دے، تو وہ آپکا سب سے بیسٹ فرینڈ بن جائے گا۔

اگرچہ دیکھنے میں ایسے لگتا ہے کہ بہت سی چیزیں تو دوسرے انسانوں نے بنائی ہیں، جیسے وہ کیک جو ہماری امی نے اپنےکچن میں تیار کیا، یا ہمارے کھلونے جو فیکٹری میں بنے، یا درزی نے ہمارے لیئے جو کپڑے سیئے۔ لیکن اصل میں اللہ تعالیٰ ہی ہے جس نے وہ دودھ اور انڈے بنائے جو کیک میں پڑتے ہیں، یا وہ لکڑی یا لوہا زمین میں پیدا کیا جو کھلونے بنانے کے لیئے استعمال ہوئے، یا وہ کپاس بنائی جس سے کپڑا بُنا گیا۔ **(اس موقع پر فائدے مند ہوگا**

اگر آپ بچوں سے ڈسکس کریں کہ انکے استعمال کی مختلف چیزیں قدرت میں پائی جانے والی کن کن اشیاء سے بنی ہیں۔ آپ ہاتھ میں کوئی چیز پکڑ کر ان سے بجھوا بھی سکتی ہیں، جس سے یہ ایک گیم بن جائے گی!)

مزید یہ کہ اللہ تعالیٰ ہی ہے جس نے امی اور کھلونے بنانے والے اور ہر کسی کو چیزیں بنانے کی توفیق دی ہے۔

آپ پوچھیں گے توفیق کیا ہے؟ توفیق میں شامل ہے:

کہ اللہﷻ نے کائنات کی ہر چیز کو ہمارے کام میں لگایا ہوا ہے، اور ہمارے لیئے اسے استعمال کرنا ممکن بنایا ہے۔ اگر وہ چاہتا تو مرغیاں انڈے دینا بند کر دیں، یا سورج چمکنا چھوڑ دے اور یوں درخت اگنا بند ہو جائیں اور ہمارے پاس لکڑی نہ ہو۔ یا کیک اَوَن میں ہی جل جائے اور یہ نوبت ہی نہ آئے کہ ہم اسے کھائیں۔ یا کھلونا ٹوٹ جائے اس سے پہلے کے ہم اس کے ساتھ کھیلیں۔ اللہﷻ نے خود ہمیں قرآن مجید میں بتایا:

أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللهَ سَخَّرَ لَكُم مَّا فِي الْأَرْضِ وَالْفُلْكَ تَجْرِي فِي الْبَحْرِ بِأَمْرِهِ وَيُمْسِكُ السَّمَاءَ أَن تَقَعَ عَلَى الْأَرْضِ إِلَّا بِإِذْنِهِ إِنَّ اللهَ بِالنَّاسِ لَرَؤُوفٌ رَّحِيمٌ

ترجمہ: کیا تم نے نہیں دیکھا کہ اللہﷻ نے زمین کی ساری چیزیں تمہارے کام میں لگا رکھی ہیں، اور وہ کشتیاں بھی جو اس کے حکم سے سمندر میں چلتی ہیں اور اس نے آسمان کو اس طرح تھام رکھا ہے کہ وہ اس کی اجازت کے بغیر زمین پر نہیں گر سکتا۔ بے شک اللہﷻ لوگوں کے ساتھ نرمی کرنے والا، بڑا مہربان ہے۔

کہ اللہﷻ نے ہر چیز بنانے کا طریقہ سکھایا۔ سب سے پہلے جس انسان نے کوئی چیز بنائی اس کے دل اور دماغ میں اللہ نے ہی اسکا طریقہ ڈالا۔ پھر آگے جاکر جن لوگوں نے اسے اور بہتر بنایا، انکے دلوں میں بھی اللہ نے ڈالا۔ اللہ تعالیٰ نےخود ہمیں اس کے بارے میں قرآن کریم میں بتایا:

قَالُواْ سُبْحَانَكَ لاَ عِلْمَ لَنَا إِلاَّ مَا عَلَّمْتَنَا إِنَّكَ أَنتَ الْعَلِيمُ الْحَكِيمُ

ترجمہ: انہوں نے کہا، تو پاک ہے (اے اللہﷻ)، جتنا علم تو نے ہمیں دیا ہے اس کے سوا ہمیں کچھ معلوم نہیں، بے شک تو ہی علم اور حکمت والا ہے۔

اللہﷻ ہمیں چیزیں بنانے کی صلاحیت دیتا ہے۔ہمارے پاس جو ہنر اور صلاحیتیں اور طاقت ہے وہ سب اللہ تعالیٰ کا تحفہ ہیں۔

اس کی مثال ایک فیکٹری کی ہے ۔ اگرچہ فیکٹری میں مشینیں اور ورکر چیزیں بناتے ہیں، لیکن فیکٹری کا مالک ہی ان چیزوں کا بھی مالک ہوتا ہے۔یہ اس لیے کیونکہ فیکٹری کے مالک نے تمام خام مال (raw material) اور مشینیں مہیا کی ہوتی ہیں، اور کام کرنے والوں کو کام بھی وہی سکھاتا ہے یا سکھانے کا بندوبست کرتا ہے اور ان کو تنخواہیں بھی وہی دیتا ہے، اس لیے ہم اس فیکٹری میں بنائی گئی چیزوں کو مالک کی طرف ہی منسوب کرتے ہیں۔ مثلاً ہم کہتے ہیں کہ لیگو کمپنی نے یہ بلاکس بنائے، یا پیپسی کمپنی نے یہ ڈرنک بنایا۔ اسی طرح، کیونکہ اللہ تعالیٰ کائنات کی فیکٹری کا مالک ہے اور ہر چیز بنانے کا علم اور صلاحیت اور قوت اور خام مال سب اللہ کا عطا کیا ہوا ہے، اگر اسکی دی ہوئی توفیق سے لوگ کچھ بناتے بھی ہیں تو حقیقت میں وہ اصل بنانے والا اور مالک ہے، اور تمام چیزیں اسی کی ہیں۔

یہی وجہ ہے کہ ہم کہتے ہیں، الحمدُ لِلہِ، یعنی تمام تعریفیں دراصل اللہ کے لیے ہیں، کیونکہ دنیا میں جو کوئی بھی تعریف کے قابل ہے، اللہ کی دی ہوئی توفیق کی وجہ سے ہے۔ اللہ نے ہی اسکو وہ حسن اور عقل، علم اور قابلیت اور وسائل دیے، جس کی وجہ سے وہ قابل تعریف ہوا یا اس نے کوئی قابل تعریف کام کیا۔

(یہ عنوان جاری ہے---)